بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۲

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم پنجشنبہ

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۶/۲۱	۱۵ اخاء ۱۳۴۶ہش ۱۰ رجب ۱۳۸۷ھ ۱۹ اکتوبر ۱۹۶۷ء	نمبر ۲۳۲

اخبار احمدیہ

- ربوہ ۱۴ اکتوبر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

- کل نماز جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھائی خطبہ جمعہ میں حضور نے احباب جماعت پر فضل عمر فاؤنڈیشن کی اہمیت واضح کی اور احباب کو تلقین فرمائی کہ وہ اب فاؤنڈیشن کے وعدوں کی ادائیگی کی طرف خاص توجہ دیں۔ حضور نے فرمایا کہ عہدیداران جماعت کو بھی چاہیئے کہ وہ وعدوں کی وصولی کے لئے خاص کوشش کریں۔

احبابِ جماعت کو خاص دعاؤں کی تحریک

"اللہ تعالیٰ ہی ہمارا کارساز ہمارا محافظ اور ہمیں اپنی امان میں رکھنے والا ہے"

"جماعت خاص طور پر دعائیں کرے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی اور جماعت کو بھی ہر شر اور بلا سے محفوظ رکھے"

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۳ اکتوبر کا اہم اقتباس

ربوہ ـــ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مؤرخہ ۱۳ اکتوبر ۶۷ء کو خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے بعض منذر خوابوں کی بناء پر احبابِ جماعت کو اِن ایام میں خاص طور پر دعائیں کرنے کی تحریک فرمائی حضور کے خطبہ کا ابتدائی حصہ جو دعاؤں کی تحریک پر مشتمل ہے ذیل میں شائع کیا جا رہا ہے:۔

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

گزشتہ جمعہ سے قبل غالباً بدھ یا جمعرات کو مجھے 'فلو' کا حملہ ہوا تھا جس کی وجہ سے سر درد اور طبیعت میں گھبراہٹ پیدا ہوئی اور گزشتہ جمعہ میں یہاں حاضر تو ہوا ثواب کی خاطر لیکن جمعہ پڑھا نہیں سکا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیماری بہت حد تک دُور ہو چکی ہے لیکن ابھی تک میرے گلے پر کچھ اثر نزلہ کا ہے۔ دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ کامل صحت عطا کرے اور بہترین خدمتِ دین کی توفیق عطا کرتا چلا جائے۔

اس کے علاوہ

بعض دوستوں نے منذر خوابیں دیکھی ہیں

جن میں سے ہماری پھوپھی جان حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ بھی ہیں معلوم ہوتا ہے آپ نے کراچی میں کوئی خواب دیکھی۔ وہاں سے انہوں نے مجھے ایک خط لکھا جو بعض وجوہات کی بناء پر یہاں دیر بعد ملا۔ صبح ہی مَیں نے وہ خط پڑھا ہے۔ مَیں وہ خط دوستوں کو سُنا دیتا ہوں تا دُعا کی تحریک پیدا ہو۔ حضرت پھوپھی جان صاحبہ لکھتی ہیں کہ

"مجھے صبح سے سخت پریشانی ہے آپ دو بجے ربوہ جاتے ہی اپنا صدقہ کر دیں اور کچھ کھانا بھی غرباء کو کھلوا دیں۔ نیز اپنی جان کی خاص حفاظت بھی کریں اور بزرگانِ سلسلہ کو دُعا کی تحریک کر دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حافظ و ناصر ہو ہمیشہ۔ اور ہمیں کوئی تکلیف نہ دکھائے۔" (یہ خط پچھلے ماہ کی ۲۹ تاریخ کا لکھا ہوا ہے)

لَا نَتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ وَکِیْلًا اللہ تعالیٰ ہی ہمارا کارساز۔ پروردگار۔ ہمارا محافظ اور ہمیں اپنی امان میں رکھنے والا ہے۔ تدبیر تو کی ہی جاتی ہے۔ صدقہ مَیں نے دیدیا ہے اور آئندہ بھی دیتا رہوں گا۔

جماعت خاص طور پر دعائیں کرے

کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی اور جماعت کو بھی ہر شر اور ہر بلا سے محفوظ رکھے۔

حضرت محترمہ پھوپھی جان کا ایک نواسہ بھی جو عزیزم مرزا نسیم احمد صاحب کا چھوٹا بچہ ہے چند دن سے بیمار ہے کوئی انفیکشن ایسا پیدا ہوا ہے کہ ابھی تک آرام نہیں آ رہا۔ کسی دوائی کا اثر نہیں ہو رہا۔ اس عزیز بچہ کو دو چار روز سے ۱۰۵ تک بخار ہو جاتا ہے تمام دوائیوں کے باوجود۔ دوست اس عزیز کے لئے بھی دعا کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان کا ایک چھوٹا سا عزیز ہے اللہ تعالیٰ اس کو بھی شفا دے۔ صحت دے اور خادمِ دین بنائے۔

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۵ اکتوبر ۱۹۶۷ء

یورپ کی سرزمین ایک حقیقی دین کے لئے تڑپ رہی ہے

(۲)

موجودہ ماہرین طبعیات نے اتنا معلوم کر لیا ہے کہ مادہ قوت یعنی انرجی میں تبدیل ہو سکتا ہے۔ اور انرجی مادہ میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ مگر اس کے آگے کیوں؟ کا جواب ان کو معلوم نہیں ہو سکتا

یہ مقام ہے جہاں تک مغربی دانشور پہنچے ہیں۔ مگر اس طرز خیال سے علوم و فنون میں خواہ انسان کتنی بھی ترقی کر جائے۔ اس کا معاشرہ پر وہ اثر نہیں پڑ سکتا جو معاشرہ کو ایک جنت میں ڈھال دے۔ اس لئے ظاہر ہے کہ مغربی دانشوری کا کمال اس معمہ کا حل کرنے سے عاری ہے۔ کیونکہ ایسی دانشوری ہم کو چوری۔ زنا۔ جھوٹ۔ بے انصافی وغیرہ جرائم سے بچانے کے لئے کوئی اصول یا لائحہ عمل نہیں دے سکتی۔ اس لئے عقل سوال کرتی ہے کہ کیا پھر کوئی ایسا ذریعہ ہے جو انسان کو ایسا لائحہ عمل دے سکے۔ جو انسانی معاشرہ کو جرائم سے پاک رکھے۔ اس کا ہماری طرف سے جواب ہاں ہے اور وہ مذہب ہے۔ مذہب ہی ایسے اصول اور لائحہ عمل دے سکتا ہے جو معاشرہ کو پاک و صاف اور مزکی رکھ سکتا ہے۔ اگر اس کو مد نظر رکھا جائے تو سوال پیدا ہوتا ہے۔ کیا کوئی ایسا مذہب یا دین ہے جو ہماری مادی عقلیت کو بھی مطمئن کر سکے اور ہمیں ایسا لائحہ عمل بھی دے جو قابل عمل بھی ہو اور جو انسانی معاشرہ کو بھی جنت الفردوس بنا دے۔ یعنی ایسا معاشرہ تعمیر کرے۔ جہاں باہم تصادم کی بجائے تعاون کی روح چھائی ہوئی ہو یعنی

بہشت آنجا کہ آزارے نباشد

مذہب کیا ہے اس کو قرآن کریم کے آغاز میں ہی بیان کیا گیا ہے۔ یعنی ایمان اور اعمال صالحہ کے مجموعہ کا نام مذہب یا دین ہے۔ دراصل دنیا میں مذہب ایک ہی ہے۔ مگر لوگوں نے مذہب کے دونوں اجزا کی کمی بیشی سے مختلف صورت اختیار کر لی ہوئی ہے۔ مثلاً موجودہ عیسائیت صرف ایمان پر زور دیتی ہے اور کہتی ہے کہ یسوع مسیح پر ایمان لے آؤ کہ وہ ہمارے پیدائشی گناہ کے لئے کفارہ ہو گیا تو تم نجات پا جاؤ گے۔

دراصل یہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی جو اللہ تعالیٰ کے رسول تھے صحیح تعلیم نہیں ہے۔ اسی طرح موجودہ یہودی مذہب اعمال پر زور دیتا ہے۔ ہندوؤں کے بعض فرقے صرف عقل پر زور دیتے ہیں۔ بعض مذاہب ترک عمل پر زور دیتے ہیں۔ یہ تمام مذہب کی بگڑی ہوئی صورتیں ہیں۔ امتداد زمانہ سے ان مذاہب کی اصل تعلیمات میں تحریف و تبدل ہو گیا ہے۔ اصل مذہب یہی ہے۔ کہ ایمان اور عمل میں ایسا حسین توازن قائم ہو کہ جس سے معاشرہ میں کوئی خراش باقی نہ رہے۔ یہ تعلیم موجودہ وقت میں صرف قرآن کریم کی صورت میں موجود ہے۔ اس کا عملی پہلو سنت رسول اللہ سے واضح ہوتا ہے۔

اسلام میں دوسرے مذاہب کے مقابلہ میں سب سے بڑی خوبی جو ہے وہ یہ ہے کہ جہاں تک تعلیم کا تعلق ہے۔ اس کی تعلیم میں تحریف و تبدل نہیں ہوا۔ تاہم جہاں تک عمل کا تعلق ہے۔ اس میں بھی افراط و تفریط پیدا ہو گئی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اس چشمہ کو صافی اور پاک رکھنے کے لئے یہ انتظام کیا ہے۔ کہ اس میں مجددین مبعوث کرنے کا سلسلہ قائم ہے۔ دوسرے لفظوں میں اسلام دین کا آخری اور مکمل ایڈیشن ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس کی حفاظت کا خود ذمہ لے رکھا ہے۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

سوال کرنا خاصہ انسانی ہے

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَنْ یَبْرَحَ النَّاسُ یَتَسَاءَلُوْنَ حَتّٰی یَقُوْلُوْا ھٰذَا اللّٰہُ خَالِقُ کُلِّ شَیْءٍ فَمَنْ خَلَقَ اللّٰہَ

ترجمہ۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "لوگ ہمیشہ سوال کرتے رہیں گے حتیٰ کہ کہیں گے کہ یہ اللہ ہے جس نے ہر چیز کو پیدا کیا تو اللہ کو کس نے پیدا کیا ہے"؟

(بخاری کتاب الاعتصام بالکتاب والسنۃ)

اٹھ اللہ اکبر کا نعرہ لگا دیں

ملنے کو یہ بھی کرامت دکھا دیں
کہ ہم اپنی دنیا کو بھی دیں بنا دیں

نماز اور روزہ زکوٰۃ اور حج کیا
ہر اک رنگ پر صبغۃ اللہ چڑھا دیں

کھلا ہے محمدؐ کا پھر بادہ خانہ
صحابہؓ نے جو پی تھی سب کو پلا دیں

بجھی ہیں دلوں میں محبت کی شمعیں
مسیحائی دم سے پھر ان کو جلا دیں

یہ دنیا ہے تنویر نقار خانہ
اٹھ اللہ اکبر کا نعرہ لگا دیں

حقیقی خوشی

اللہ تعالیٰ کے دین کی خدمت کرنے سے انسان کو حقیقی خوشی اور راحت ہوتی ہے۔ آپ الفضل ایسے مذہبی اخبار کی اشاعت بڑھا کر بھی دین کی خدمت کر سکتے ہیں اور حقیقی خوشی اور راحت کے وارث بن سکتے ہیں۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

جزائرِ فجی میں تبلیغِ اسلام

• ۱۰۵ افراد کا قبولِ حق • ریڈیو پر تقاریر • ایک رسالہ کا اجراء • مختلف مقامات پر جلسے
• احمدی جماعتوں کی تعلیم و تربیت • احباب کا قابلِ قدر اخلاص

(محترم مولوی نور الحق صاحب انور مبلغ فیجی)

(۳)

مساعی ماہ جولائی ۱۹۶۷ء

ماہ جولائی کا نصف اوّل لمباسہ میں ہی گزرا۔ اس عرصہ میں درکیتی نامسروانگا اور سینگانگا اور بعض دوسرے علاقوں کا دورہ کیا۔ ایک ہندو خاندان کو دو دفعہ ان کے گھر پر جاکر تبلیغ کی۔ سینگانگا میں ہمارے مخلص دوست مولوی رحیم بخش صاحب کے نئے مکان پر جلسہ ہوا جس میں احمدی۔ غیر احمدی اور ہندو دوست کثرت سے شامل ہوئے۔ جلسہ میں تقریر کے بعد ایک مسلمان نوجوان نے بیعت کی۔ سینگانگا میں برادرم مولوی رحیم بخش صاحب کے دو لڑکے عزیز محمد حنیف اور عزیز محمد شفیق دکان کا کاروبار کرتے ہیں اور بفضلِ خدا اپنے مخلص باپ کی طرح بڑے مخلص اور ہر طرح تعاون کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں ایمان و اخلاص میں مزید ترقی عطا فرمائے۔ آمین۔

ماہ جولائی کے تیسرے ہفتہ میں خاکسار نے برادرم مولوی رحیم بخش صاحب کے ساتھ فیجی کے ایک اَور جزیرہ TAVEUNI کا دَورہ کیا۔ یہاں پہلے میری یا مولوی رحیم بخش صاحب کی واقفیت نہ تھی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے وہاں پہنچتے ہی ایک واقف کار نوجوان ملا دیا۔ اس جزیرہ میں ایک ہفتہ قیام کے دوران خاکسار نے سارے جزیرہ کا تبلیغی لحاظ سے سروے کیا۔ مسلم اور غیر مسلم لوگوں کو مل کر تبلیغ و تربیت کی۔ اس دُور افتادہ جزیرہ میں اسلام اور مسلمانوں کی حالت ناگفتہ بہ اور قابلِ رحم ہے۔ تمام مسلمان بے علم جاہل اور دین سے بالکل بے بہرہ ہیں۔ نماز روزہ کا تو ذکر کیا کلمہ تک سے ناآشنا ہیں مولوی کہلانے والے بھی وہاں بجائے دعا کے تعویذ سے ان غریبوں کی جیبوں پر ڈاکے ڈال کر ان کا رہاسہا ایمان بھی خراب کرتے ہیں۔ سارے جزیرے میں جہاں کئی گرجے اور ہندوؤں کے متعدد مندر ہیں مسلمانوں کی ایک بھی مسجد یا عبادت گاہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ ان خاک نشینوں کو بھی احمدیت کے ذریعہ سرفرازی عطا فرمائے۔ آمین۔

ماہ جولائی کے آخری ہفتہ میں تویونی TAVEUNI سے خاکسار سووا آیا۔ اسلامی اخلاق کے موضوع پر ایک تقریر ریڈیو فیجی سے نشر کرنے کے لئے ریکارڈ کروائی۔ برادرم شیخ عبدالواحد صاحب کے ساتھ ایک فیجین گاؤں میں جاکر ایک زیرِ تبلیغ فیجین ٹیچر اور اس کے خاندان کو تبلیغ کی۔ تبلیغ اور ادائیگی نماز کے بعد جب ہم رخصت ہونے لگے تو اس ٹیچر کی بیوی نے بتایا کہ اسی صبح کو اس نے خواب میں دو ہندوستانی دیکھے جو پگڑی باندھے اس کے گھر میں آئے اور اسے ہار پہنائے۔ اللہ تعالیٰ اسے اور اس کے خاندان کو اسلام کے ہار سے جلد مزیّن فرمائے اور اس کا خواب پورا فرمائے۔ آمین۔

قبولیّتِ دُعا کا ایک واقعہ

انہی ایام میں ہمارے دارالتبلیغ سووا میں ایک یورپین ہمارے ایک احمدی دوست کے ہمراہ آگیا اور اس نے بتایا کہ وہ ایک کیس میں ماخوذ ہے جس کی بنا پر شاید اسے فیجی بدر کر دیا جائے۔ مَیں نے اُسے تسلّی دلائی اور اس کے لئے دعا کی۔ اللہ تعالیٰ کا ایسا فضل ہوا کہ مقدمہ اس کے حق میں ہوا۔ اللہ تعالیٰ اُسے حق کی قبولیت کی توفیق عطا فرمائے۔

سووا میں دو تین روز قیام کرنے کے بعد جولائی کے آخر میں ویسٹرن ریجن کے دَورہ پر روانہ ہوا۔ اس دَورہ میں برادرم سید صابر حسین صاحب اور محترم بھائی امام الدین کمال الدین بھی ہمراہ تھے۔ "دونی وکلاؤ" راکی راکی اور TAVUA علاقوں میں قیام کر کے تبلیغ کرتے۔ لوگوں کو دین کی تلقین کرتے با پہنچے۔ اس دَورہ میں بعض نئے مقامات پر جانے کا موقع ملا۔ اس نواح میں دو گھرانوں نے احمدیت قبول کی ہے۔

مساعی ماہ اگست ۱۹۶۷ء

ماہ اگست کا پہلا ہفتہ ویسٹرن ریجن کے دَورہ میں ہی خرچ ہوا۔ ان ایام میں انفرادی تبلیغ کے ساتھ با۔ لوتوکا اور نانڈی میں تربیتی تقریریں کیں اور درس دیا۔ با کے قیام کے دوران دارالتبلیغ قائم کرنے کی کوشش کی۔ اور ایک بنا بنایا مکان خریدنے کے لئے بات چیت کی۔

مارَوو میں احمدیہ مسجد کی بنیاد

مارَوو کی احمدیہ جماعت خدا کے فضل سے بڑی جماعتوں میں شمار ہوتی ہے۔ یہاں کی اکثریت احمدی افراد پر مشتمل ہے۔ مارَوو میں ابھی تک مسجد نہیں تھی۔ محترم چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب ۱۹۶۵ء میں جب یہاں تشریف لائے تو آپ نے یہاں مقامی جماعت کی درخواست پر مسجد کی بنیاد رکھی۔ نقشہ کی منظوری اور دوسرے کاموں کے باعث تعمیر کے کام میں روک رہی۔ ماہ جولائی تک بفضلِ خدا سب کام مکمل ہو گئے اور ۷؍ اگست کو اللہ تعالیٰ کا نام لے کر مسجد کی بنیادوں کی کھدائی کا کام شروع کر دیا۔ برادرم شیخ عبدالواحد صاحب فاضل اور دوسرے احباب کی معیّت میں اس کام کا آغاز دعاؤں کے ساتھ کیا۔ اب خدا کے فضل سے بنیادیں بھری جا چکی ہیں۔ دوست اس اللہ کے گھر کی تعمیر میں مزدوروں کی طرح اپنے ہاتھ سے قریباً سب کام کر رہے ہیں۔ سووا۔ نانڈی کے احباب بھی ہفتہ کے آخر پر آجاتے ہیں اور سب مل کر جلد جلد مسجد کو مکمل کرنے میں کوشاں ہیں۔ مسجد کے کام کی نگرانی اور احبابِ جماعت کو تحریک کرنے کے لئے برادرم شیخ عبدالواحد صاحب فاضل اور خاکسار قریباً ہر ہفتہ یہاں آجاتے ہیں۔ دوسرے احباب بھی اس کام میں پوری طرح تعاون کرتے ہیں۔ جَزَاھُمُ اللّٰہُ اَحْسَنَ الْجَزَاءِ۔ اللہ تعالیٰ جلد اس مبارک کام کو تکمیل تک پہنچائے۔ آمین۔

با میں دارالتبلیغ کا قیام

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہ اگست میں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے یہاں قیامِ جماعت کے سامان پیدا فرما دیئے جو ابھی بالکل ابتدائی صورت میں ایک شگوفہ کے رنگ میں مختصر سی جماعت ہے۔ دارالتبلیغ کے لئے ایک مکان بھی اللہ تعالیٰ نے عطا فرما دیا ہے۔ اس مکان کا حصول بھی ایک رنگ میں خدا تعالیٰ کا ایک نشان اور ایمانوں کو تازہ کرنے والا امرِ الٰہی ہے۔ اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کیسے اپنے حقیر اور کمزور بندوں کی مدد کو خود آتا ہے۔ بہرحال اللہ تعالیٰ کے فضل سے با میں دارالتبلیغ کے لئے ایک مکان خرید لیا گیا ہے اور اس کا دعاؤں کے ساتھ افتتاح بھی کر دیا گیا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس دارالتبلیغ کو بھی بہت زیادہ برکت عطا فرمائے اور اس نواح میں یہ تبلیغ اسلام و اشاعت احمدیت کا ایک مضبوط حصار ہو۔ آمین۔

ماہ اگست میں ویسٹرن ریجن کا دو تین مرتبہ دَورہ کیا اور تمام ان مقامات میں جہاں جماعت قائم ہے اور کئی مقامات پر جہاں ابھی جماعت قائم نہیں جانے اور انفرادی و اجتماعی تبلیغ کا موقع ملا۔ دو شادی کی تقریبات میں شامل ہوا۔ ایک تو ہمارے احمدی بھائی محمد ابراہیم صاحب آف نانڈی کے صاحبزادے کی شادی تھی۔ اس موقع پر محفلِ شادی میں جس میں احمدی غیر احمدی۔ ہندو اور عیسائی احباب تھے تبلیغی لیکچر کا موقع ملا۔ دوسری شادی ایک غیر از جماعت خاندان کی تھی برات کی درخواست پر خاکسار نے خطبہ نکاح بھی پڑھا اور تقریر بھی کی۔ انفرادی طور پر بہت سے شریکِ شادی دوستوں کو تبلیغ کا

موقعہ ملا۔

متفرق مساعی

ماہ اگست میں دی مسلم ہارنبجر کے اگلے شمارہ کے لئے تیاری کی۔ مضامین کو ترتیب دیا۔ ٹائپ وغیرہ کیا۔ دارالتبلیغ میں آنے والے احباب سے ملاقات کی۔ ملک کے تمام حصوں میں لٹریچر بھجوایا جاتا رہا۔ مرکز اور مقامی جماعتوں سے خط و کتابت کا سلسلہ جاری رہا۔ دارالتبلیغ سووا میں بچوں کو قرآن مجید۔ یسرنا القرآن اور اردو کے اسباق دیئے جاتے رہے۔ احبابِ جماعت کے گھروں تک جا کر ان کی تعلیم و تربیت کی سعی کی گئی اور نماز باجماعت چندوں کی ادائیگی اور اسلام کے کاموں کی طرف توجہ دلائی جاتی رہی۔ بیمار احباب کی تیمارداری اور پرسی احوال کے لئے بھی وقت دیا جاتا رہا۔ ان سارے کاموں میں برادرم محترم شیخ عبدالواحد صاحب فاضل برابر شریک رہے۔ اسی طرح دوسرے احمدی بھائی بھی پوری طرح تعاون کرتے رہے۔ ان کی موٹر کاریں ہر وقت سلسلہ کے کاموں اور تبلیغی مساعی کے لئے وقف رہتی ہیں۔ لجنہ اماء اللہ بھی اپنے کاموں میں مستعدی سے مصروف ہیں۔ سکولوں کی تعطیلات کے ایام میں بہنوں نے فراہمی چندہ کے لئے کافی تگ و دو کی۔ اللہ تعالےٰ سب کو جزاہائے نیک عطا فرمائے۔ ان کی مساعی میں برکت ڈالے۔ اور تبلیغِ اسلام۔ اشاعتِ احمدیت کے کام میں بہت بہت برکت عطا فرمائے۔ آمین۔

بیعت

ایام زیرِ رپورٹ میں بفضلِ خدا ایک سو پانچ افراد بیعت کرکے داخل سلسلہ عالیہ احمدیہ ہوئے۔ اللہ تعالےٰ ان سب کو استقامت عطا فرمائے۔ انہیں نیک۔ خادمِ دین۔ اور نافع للناس بنائے۔ آمین۔

اِس صدی کی ایک علمی تحقیق

(محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالےٰ سے خبر پاکر جو حیرت انگیز علمی انکشافات فرمائے ان میں سے ایک عظیم الشان انکشاف یہ تھا کہ زبان عربی تمام دوسری زبانوں کی ماں ہے۔ آپ نے صرف یہ انکشاف ہی نہیں فرمایا بلکہ اپنی مشہور کتاب منن الرحمٰن میں انکشاف کے حق میں متعدد علمی ثبوت بھی مہیا فرمائے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ وہ تمام اصول مترتب فرما دیئے جن میں سے کسی نہ کسی کے تحت عربی الفاظ کا شکلیں بدل کر مختلف دوسری زبانوں کے سانچوں میں ڈھلنا ثابت کیا جا سکتا ہے۔

ان اصولوں کو مشعلِ راہ بناتے ہوئے مکرم محترم حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی نے اس مسئلہ کی مزید تحقیق میں مسلسل تیس سال محنت شاقہ فرمائی ہے اور دنیا کی تمام بڑی بڑی زبانوں کے اکثر الفاظ کا عربی الفاظ کی بگڑی ہوئی صورتیں ہونا ثابت فرما دیا ہے۔ گو یہ تمام مواد تیار ہو چکا ہے اور دنیا کی اکثر بڑی بڑی زبانوں کی لغات اس پہلو سے حل کر دی گئی ہیں لیکن قبل ازیں اس سلسلہ میں صرف ایک کتاب بنام Arabic Mother of All Tongues شائع ہو سکی تھی۔ پس علم دوست احباب یقیناً اس خبر سے انتہائی مسرت محسوس فرمائیں گے۔ اس سلسلہ کی دوسری کڑی بنام English Traced To Arabic بھی چھپ کر تیار ہو چکی ہے اور عنقریب شائع کر دی جائے گی۔

مکرم محترم حضرت شیخ صاحب کی تیس سالہ محنت کا یہ نچوڑ اس موضوع پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف منن الرحمٰن کے بعد بلاشبہ اس زمانے کی سب سے زیادہ شاندار علمی تحقیق ہے جس کا ایک ایک لفظ قرآن کریم کی حقانیت اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ان دعاوی کی صداقت پر گواہ ہے جو حضور نے منن الرحمٰن میں فرمائے۔ مصنف کی عرق ریزی گویا موتی بن کر اس کتاب کے صفحات پر بکھری پڑی ہے۔

تقریباً ۲۳۰ صفحات کی انگریزی لغت کے علاوہ جس میں مندرج ہر لفظ پر سے پردہ ہٹا کر اس کا اصلاً عربی ہونا ثابت کیا گیا ہے۔ اور ۱۲۰ صفحات کی تمہید بھی اس میں شامل ہے جس میں ان مغربی ماہرین علم اللسان کی تحقیقات کی بلائیں دھجیاں اڑائی گئی ہیں جو عربی کو ام الالسنہ تسلیم نہیں کرتے۔

میرے اس بیان میں ہرگز مبالغہ شامل نہیں۔ امر واقعہ یہ ہے کہ اس تمہید کو پڑھتے ہوئے بعض بڑے بڑے نامور علم اللسان کے ماہر حضرت شیخ صاحب کے سامنے اطفالِ مکتب نظر آتے ہیں۔ میرے نزدیک کوئی علم دوست احباب ایسے نہیں رہنے چاہئیں جنہیں یہ کتاب منگوانے کی استطاعت ہو اور وہ نہ منگوائیں۔

کتاب کی ضخامت تقریباً ساڑھے تین صد صفحات ہے۔ جلد کاغذ اور طباعت نہایت اعلیٰ۔ قیمت پندرہ روپے جو کتاب کی نوعیت کے لحاظ سے معمولی قیمت ہے۔ الناشر Sunrise Art Press Lahore ہیں۔

کوشش کی جا رہی ہے کہ اردو کانفرنس کے موقع پر اس کی اشاعت کر دی جائے اس صورت میں ربوہ کے کتب فروشوں سے دستیاب ہو سکے گی۔

خاکسار مرزا طاہر احمد

واقفین وقف عارضی کے دو عمدہ نمونے

۱۔ مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر تجارت اور مکرم حکیم عبدالواحد صاحب ربوہ وقف عارضی کے سلسلہ میں پشاور تشریف لے گئے تھے۔ دیگر تربیتی کاموں کے علاوہ انہوں نے تہتر دوستوں سے وقف عارضی کے فارم پُر کرائے ہیں۔ جزاھما اللہ خیراً۔ واقفین کی ایک اہم ذمہ داری ہے کہ اپنے اپنے حلقہ میں دوسرے احباب کو بھی اس تحریک میں شامل کیا کریں۔

۲۔ کھڑو ضلع سیالکوٹ میں وفد وقف عارضی مشتمل بر چوہدری نادر علی صاحب و حاجی محمد خاں صاحب بھیجے گئے تھے انہوں نے احباب میں بیداری پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ تعمیر مسجد کی تحریک کی جس میں مقامی دوستوں نے، مردوں نے اور مستورات نے کافی حصہ لیا۔ وقف عارضی میں مسجدوں کی تعمیر کی تحریک بھی شامل ہے۔ ہر جگہ مسجد ہونی ضروری ہے خواہ کچی ہی ہو۔

(ابوالعطاء جالندھری نائب ناظر اصلاح و ارشاد)

آپ کا تشحیذ ——— احمدی بچوں کے لئے خوشخبری

(محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

بہت لمبے انتظار کے بعد آپ کا تشحیذ ایک بار پھر آپ سے ملنے کے لئے بے قرار ہے۔ اس یقین کے ساتھ کہ آپ بھی اسی شدت سے اس کے منتظر ہوں گے۔ بس اب مزید دیر نہ کیجئے اور آج ہی مہتمم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ کے نام پر تحریری اطلاع بھجوا دیجئے کہ جلد از جلد تشحیذ آپ کے نام جاری کریں۔

جن بچوں کا سالانہ چندہ ابھی ختم نہیں ہوا ان کے نام تشحیذ بغیر ان کے لکھے ہی پہنچ جائے گا البتہ جن کا چندہ ختم ہو چکا ہوا ہے انہیں فکر کرنی چاہیئے۔

چونکہ رسالہ چھ ماہ بند رہا ہے اسی لئے چھ ماہ تک سب کی میعاد میں توسیع کر دی گئی ہے۔ اس بارہ میں مطمئن رہیں۔

نوٹ:۔ تشحیذ کے سب پڑھنے والوں سے درخواست ہے کہ اپنے اس نہایت پیارے رسالے کا دوسرے بچوں سے بھی تعارف کروائیں تاکہ اس کی اشاعت جلد از جلد بڑھ سکے۔

ولادت

مورخہ ۱۰/۶۴ کو بشیر احمد صاحب خادم خاص حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو اللہ تعالےٰ نے پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے سیدنا حضرت اقدس نے ازراہ کرم ظفر احمد نام تجویز فرمایا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔

محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس رضی اللہ عنہ کی یاد میں

(مکرم عبدالباری صاحب قیوم شاہد ربوہ)

ایک سال قبل ۱۳ اکتوبر ۱۹۶۶ء کو بروز جمعرات، سلسلہ احمدیہ کا ایک درخشندہ گوہر، ایک قابل و لائق سپوت، ایک جید و متبحر عالمِ احمدیت کا ایک جری اور نڈر جرنیل، میدانِ تبلیغِ اسلام کا کامیاب شہسوار ہمیشہ ہمیش کے لئے روئے زمین سے روپوش ہو کر بہشتی مقبرہ میں ابدی نیند سونے والے مکینوں میں جا شامل ہوا تھا۔ یعنی حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس اچانک رحلت فرما گئے تھے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

یہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۶۶ء کی رات تھی جب بہت سے لوگوں نے محترم خواجہ عبیداللہ صاحب کو بڑے درد و کرب سے سجدہ میں نمازِ عشاء کے بعد دعا کرتے دیکھا۔ جب خواجہ صاحب صاحب سے یہ معلوم ہوا کہ ان کے قابلِ فخر داماد مولانا شمس صاحب سرگودھا میں اچانک داغِ مفارقت دے کر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے ہیں تو ہر سننے والے کی آنکھیں بے اختیار اشکبار ہو گئیں۔

جب میں خواجہ صاحب کو سہارا دیکر اُن کے مکان پر لے جا رہا تھا تو ذہن میں ایک سال پیچھے کے گزرے ہوئے واقعات آ گئے جبکہ محترم شمس صاحب مرحوم دو ماہ کے لئے کوئٹہ تشریف لے گئے تھے جہاں مجھے بھی ان سے بارہا استفادہ کا موقعہ میسر آتا رہا۔ وہاں پر وہ دن رات سلسلہ کی خدمت، جماعتی تربیت اور تبلیغ میں مصروف رہے وہاں پر آپ نے متعدد ٹھوس علمی، دینی اور تربیتی تقاریر بھی فرمائی تھیں۔

۱۳ اکتوبر ۱۹۶۶ء کی صبح ہی کی تو بات ہے جب آپ سرگودھا جانے کے لئے اپنے دفتر سے گھر تشریف لے جانے لگے تھے تو آپ نے خواجہ جلال الدین صاحب سے رسالہ لائف طلب فرمایا جو باوجود کوشش کے نہ مل سکا اور جب یہ رسالہ آپ کے گھر پہنچایا گیا تو اس وقت آپ ربوہ سے سرگودھا روانہ ہو چکے تھے۔

اور پھر جب مَیں خدام الاحمدیہ کی کار میں حضرت مولانا شمس صاحب کے دو صاحبزادوں عزیزان منیرالدین و بشیرالدین کے ساتھ سرگودھا روانہ ہوا تو سارا راستہ اپنے ذہن کو یہ باور کرانے کی کوشش کرتا رہا کہ شاید یہ خبر صحیح نہ ہو۔ لیکن تقدیر کے نوشتے پورے ہو چکے تھے اور پھر معاً مجھے اپنا وہ خواب یاد آ گیا جب میں نے ایک سال قبل حضرت شمس رضی اللہ عنہ صاحب کی دیارِ غیر میں وفات دیکھی تھی۔

انہیں خیالات میں غلطاں و پیچاں محترم مرزا عبدالحق صاحب کی کوٹھی پہنچے تو معلوم ہوا کہ حضرت شمس صاحب کا جسدِ خاکی بذریعہ کار ربوہ روانہ کیا جا چکا ہے چنانچہ ربوہ واپس لوٹے نعش کو ان کے گھر کی بیٹھک میں رکھا گیا اور ان کے ہزاروں سوگوار دوست احباب، عزیز، رشتہ دار، رفقائے کار جمع تھے۔

چند لمحوں بعد حضرت امام ہمام ایدہ اللہ تعالیٰ تشریف لائے حضور نے شمس صاحب کی پیشانی بوسہ دیا اور پھر دیر تک اس بے لوث وفادار، جانثار خادمِ دین کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا کرتے رہے۔ حضرت شمس صاحب مرحوم کے وجود میں مجھے ایک نور چمکتا ہوا نظر آتا تھا۔ کتنی سادگی تھی۔ اُن کے لباس میں، اُن کے کھانے میں اور اُن کی رہائش میں اور سب سے بڑھ کر ان کی طبیعت میں۔ ان سب باتوں کے باوجود ایک خداداد رعب و وقار انہیں ودیعت ہوا تھا۔ اُن کی شخصیت بڑی پُرکشش اور جاذبِ نظر تھی اور ان کے کلام کی سادگی دِل کو موہ لینے والی تھی، مجھے ان کی شفقت اُن کی محبت کبھی نہ بھولے گی اُن کی ساری زندگی زمانۂ طالبعلمی سے لے کر تا دمِ وفات مجسم عمل تھی۔ فارغ رہنا انہیں قطعاً پسند نہ تھا۔ رخصت پر ہوتے تو دفتر سے زیادہ کام کرتے۔ خصوصاً آخری سفر میں کوئٹہ میں انتھک محنت کرتے رہے جس کی وجہ سے وہاں بھی انہیں ایک دو دفعہ دل کی تکلیف ہوئی تھی۔

احباب جماعت سے التماس ہے کہ وہ حضرت شمس صاحب رضی اللہ عنہ کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائیں نیز ان کی سیرت کے متعلق اپنے تاثرات الفضل اور جماعت کے دوسرے رسائل کے لئے لکھیں تاکہ جماعت کی نئی پود اپنے بزرگ اسلاف کی قربانیوں سے سبق سیکھے اور ان کے نقشِ قدم پر گامزن ہو۔

محترمہ اہلیہ صاحبہ سردار مصباح الدین صاحب کی وفات

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ مورخہ ۸ اکتوبر بروز اتوار محترمہ حاکم بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم سردار مصباح الدین صاحب (سابق مبلغ انگلستان) ۷۵ سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحومہ بہت دیندار، مخلص اور نیک خاتون تھیں خلافت اولیٰ کے زمانہ میں بیعت کی تھی پرانی موصیہ تھیں مورخہ ۹ اکتوبر کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مقبرہ بہشتی کے میدان میں تشریف لے جا کر بمعیت ڈیڑھ دو صد احباب نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد مرحومہ کی نعش کو مقبرہ بہشتی میں سپرد خاک کیا گیا۔ مرحومہ ایک عرصہ سے جگر کے کینسر میں مبتلا تھیں۔ کچھ عرصہ قبل اپنے بیٹے محترم بشیرالدین صاحب سامی کے پاس پشاور چلی گئی تھیں۔ وہاں پر ہر ممکن علاج معالجہ ہوتا رہا لیکن حالت نہ سنبھل سکی بالآخر انہیں واپس لایا گیا اور اسی مرض سے چنیوٹ میں وفات پا گئیں۔

بزرگان سلسلہ و احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو بلند درجات دے اور ان کے جملہ لواحقین کے لئے خود تسکین اور سہارا کا موجب بنے۔ آمین۔

اپنے مالوں کو بابرکت اور پاکیزہ بنائیں

یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ افراد جماعت احمدیہ دین کے لئے مالی قربانی کا وہ اعلیٰ نمونہ پیش کر رہے ہیں جس کی مثال اس زمانہ میں کوئی دوسری قوم پیش نہیں کر سکتی اور یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے عمل سے اپنا عہد کہ "میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا" سچ کر دکھایا ہے۔

احباب جماعت میں سے اللہ تعالیٰ نے جن کو اپنے فضلوں سے نوازا ہوا ہے ان کی آگاہی کے لئے اسلام کا ایک نہایت اہم حکم بیان کرنا ضروری سمجھتا ہوں اور وہ ہے زکوٰۃ کا حکم۔ زکوٰۃ پانچ ارکان اسلام میں سے ایک رکن ہے اور اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں تقریباً ہر جگہ نماز کے حکم کے ساتھ زکوٰۃ کی ادائیگی کا حکم بھی فرمایا ہے۔ اور مومن کے لئے زکوٰۃ کا دینا بھی ایسا ہی لازمی قرار دیا ہے جیسا کہ نماز کا ادا کرنا۔

پس ایسے دوست جن پر زکوٰۃ واجب ہے۔ وہ زکوٰۃ ادا کریں تاکہ ان کے مالوں میں سے (جو حقیقتاً اللہ تعالیٰ کے ہی ہیں) غرباء، محتاج اور مساکین کا جو حق ہے الگ ہو کر ان کے مال ان کے لئے بابرکت اور پاکیزہ ہوں۔ افراد جماعت خود بھی اپنے مالوں کا محاسبہ کریں اور عہدیداران جماعت بھی اس سلسلہ میں ان کی مدد فرمائیں اور زکوٰۃ کی جو رقم واجب ہو وصول کر کے اس تفصیل کے ساتھ کہ یہ رقم فلاں صاحب کی طرف سے ہے مرکز میں بھجوائیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو خدمتِ سلسلہ کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے۔

(ناظر بیت المال (آمد) ربوہ)

مرکزی اجتماع انصاراللہ ۲۷۔۲۸۔۲۹ اکتوبر ۱۹۶۷ء میں ہر مجلس کی نمائندگی ضروری ہے

(قائد عمومی انصاراللہ مرکزیہ)

ہے عمل میں کامیابی موت میں ہے زندگی
جا لپٹ جا لہر سے دریا کی کچھ پرواہ نہ کر

جو لوگ برکت پاتے ہیں ان کی زبان بند اور عمل ان کے وسیلے اور صالح ہوتے ہیں پنجابی میں کہاوت ہے کہ کہتا ایک جانور ہوتا ہے اس کی بدبو سخت ہوتی ہے۔ اور کرتا خوشبودار درخت ہوتا ہے۔ سو ایسا ہی چاہیے کہ انسان کہنے کی نسبت کر کے بہت کچھ دکھائے۔ صرف زبان کام نہیں آتی بہت سے ہوتے ہیں جو باتیں بہت بناتے ہیں اور کرتے ہیں نہایت سست اور کمزور ہوتے ہیں۔ صرف باتیں جن کے ساتھ روح نہ ہو وہ نجاست ہوتی ہے بات وہی برکت والی ہوتی ہے جس کے ساتھ آسمانی نور ہو اور عمل کے پانی سے سرسبز کی گئی ہو۔ یہ انسان خود بخود ہی نہیں کر سکتا۔ چاہیے ہر وقت دعا سے کام کرتا رہے اور رورو کر سجدوں سے اس کے آستانہ پر گرا رہے اور اس سے توفیق مانگے ورنہ یاد رکھے کہ اندھا مرے گا۔

دیکھو جب ایک شخص کو کوڑھ کا ایک داغ پیدا ہو جاوے تو وہ اس کے واسطے فکرمند ہوتا ہے اور دوسری باتیں اسے بھول جاتی ہیں۔ اسی طرح جس کو روحانی کوڑھ کا پتہ لگ جائے اسے کبھی ساری باتیں بھول جاتی ہیں۔ اور وہ سیدھے علاج کی طرف دوڑتا ہے مگر افسوس کہ اس سے آگاہ بہت تھوڑے ہوتے ہیں۔ (ملفوظات جلد پنجم ۶۴۳)

تحریک جدید کی اہمیت سینکڑوں الہامات سے

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:-

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ خدمت دین کرنے والوں کی ایک جماعت تیار کرنا چاہتا ہے۔ اور کئی لوگوں کے خوابوں سے اس کی تائید ہو چکی ہے اور سینکڑوں کو اس کے متعلق الہامات ہو چکے ہیں۔ پس جو لوگ باوجود طاقت کے پیچھے رہیں ان کی بدنصیبی ہوگی۔ پس ہر وہ شخص جو تھوڑا بہت حصہ لے سکتا ہے مگر نہیں لیتا اس کی بدقسمتی میں کوئی شبہ نہیں۔"

پس تمام احمدیوں کو حضور کے اس فرمان کے مطابق تحریک جدید میں حصہ لینا چاہیے۔ نیز اپنے وعدوں کو وقت مقررہ یعنی ۳۱ اکتوبر ۱۹۶۲ء تک پورا کرنے کی از حد کوشش کرنی چاہیے تا آپ اس کے فضلوں کے وارث بن سکیں اور دائمی زندگی پائیں۔

(قائمقام وکیل المال از تحریک جدید)

درخواست ہائے دعا

میرا بچہ عزیزم شمس بشیر مرزا جس کی عمر ۱/۲ ۳ سال ہے دو ہفتہ میں آنکھ میں ریت کے پڑ جانے کی وجہ سے بیمار ہے آنکھ زیادہ خراب ہو جانے کی وجہ سے اسے کراچی میں برائے علاج لے کر آیا ہوں۔ مورخہ ۵ اکتوبر کو اپریشن ہوا ہے۔ مگر کامیابی نہیں ہوئی۔ ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ بچے کے بڑے ہونے کے بعد جسم میں طاقت آنے کے ساتھ آنکھ کے ٹھیک ہونے کی امید ہے۔ اس وقت آنکھ میں بالکل نور نہیں ہے۔

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ عزیز کی آنکھ کو شفا بخشے اور اسے مکمل صحت عطا فرمائے۔

(بشیر احمد مرزا سیکرٹری مال جماعت احمدیہ دوبئی عرب گلف حال مقیم کراچی)

۲ - چوہدری داؤد احمد صاحب دواؤد کلاتھ سٹور موتی بازار راولپنڈی کو سکوٹر اور کار کے حادثہ میں دائیں کندھے پر سخت چوٹ آئی ہے (فیروز الدین انسپکٹر تحریک جدید راولپنڈی)

۳ - میرے لڑکے ظفر فضل اللہ نے ۱۲ سے ۱۶ اکتوبر تک ایک اہم امتحان دینا ہے۔ ممتاز فضل اللہ لاہور)

۴ - خاکسار کی بیوی کی طبیعت گذشتہ چند یوم سے خراب ہے (سعید احمد ڈسپنسر ہیجو لو سندھ)

۵ - میرے ابا جان محترم صوبیدار میجر اللہ دتا صاحب کی آنکھ کا اپریشن ہسپتال میں ہوا ہے (ملک نثار احمد برڈ کیمبٹ)

احباب ان سب کے لئے دعا فرمائیں۔

وقف عارضی کے واقفین کی فہرست

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تحریک وقف عارضی میں شامل ہونے والے احباب کی تعداد اللہ تعالیٰ کے فضل سے پانچ ہزار تک پہنچ چکی ہے۔ مگر ہنوز ضرورت ہے کہ ہر وقت کم از کم یہ تعداد قائم رہے۔ اسلئے احباب کو وقف عارضی میں شمولیت لازمی ہے

ابو العطاء جالندھری نائب ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ

۸۰۶ -	مکرم نذیر احمد صاحب سیکرٹری مال	درویش کے گوجرانوالہ
۸۰۷ -	” شریف احمد صاحب	حافظ آباد ”
۸۰۸ -	” محمد افضل صاحب	گنج مغلپورہ لاہور
۸۰۹ -	” سید ہمایوں جاد صاحب	عظیم پورہ (ڈھاکہ)
۸۱۰ -	” محمد نواز صاحب گودایہ	فیروزوالہ
۸۱۱ -	” آفتاب احمد صاحب	”
۸۱۲ -	” چوہدری غلام حیدر صاحب	مغلپورہ (لاہور)
۸۱۳ -	” منیر احمد صاحب شاہد	بشیر آباد اسٹیٹ
۸۱۴ -	” مولوی دین محمد صاحب شاہد ایم اے	لاہور
۸۱۵ -	” طارق ضیاء صاحب	لاہور کینٹ
۸۱۶ -	” شیخ عبد الحق صاحب	کریم پورہ (نالہ موسلے)
۸۱۷ -	” مستری روشن دین صاحب	سیالکوٹ
۸۱۸ -	” ڈاکٹر عبید اللہ صاحب	گوالمنڈی لاہور
۸۱۹ -	” روشن دین صاحب	نرل ضلع سیالکوٹ
۸۲۰ -	” ملک طالب علی صاحب	وڈیالہ ”
۸۲۱ -	” بیرم خان صاحب	گھٹیالیاں ”
۸۲۲ -	” ڈاکٹر احمد حسین صاحب	گجرات
۸۲۳ -	” بشیر احمد صاحب	چک سکندر
۸۲۴ -	” چوہدری اللہ دتا صاحب نمبردار	چک ۵۲۳/F.B ملتان
۸۲۵ -	” محمد محمود خان صاحب سنوری	راولپنڈی
۸۲۶ -	” مقصود احمد صاحب	کنری سندھ
۸۲۷ -	” میاں منظور احمد صاحب غالب	دوده ضلع سرگودھا
۸۲۸ -	” ملک عبد الرحیم صاحب	ڈسکہ کوٹلہ
۸۲۹ -	” محمد صدیق صاحب ہیڈ ماسٹر	ڈگری گھمناں
۸۳۰ -	” چوہدری فضل احمد صاحب	صابو بھڈیار
۸۳۱ -	” صوفی محمد دین صاحب	بلدوہلی
۸۳۲ -	” رائے سجاول خان صاحب بھٹی	عنایت پور
۸۳۳ -	” رائے شیر محمد صاحب	سرداروالا ضلع جھنگ
۸۳۴ -	” رائے نذیر احمد صاحب	پکا نوانہ
۸۳۵ -	” چوہدری محمد دین صاحب چھٹہ	چک ۱۰۳ R-4
۸۳۶ -	” محمود احمد صاحب پنشنر اسٹیشن ماسٹر	کراچی
۸۳۷ -	” اللہ بخش خان صاحب	میرپور خاص
۸۳۸ -	” محمد عبد اللہ صاحب	چک ۱۰۲ جنوبی
۸۳۹ -	” ہنات دین صاحب	شیخوپورہ
۸۴۰ -	” چوہدری کرم الدین صاحب	جیکب آباد لائن کراچی
۸۴۱ -	” محمد عیسیٰ صاحب ذیروی	راجہ جھنگ لاہور
۸۴۲ -	” مرزا اسلام اللہ صاحب	چنیوٹ
۸۴۳ -	” مکرم بٹ رستا احمد صاحب	اچھرہ
۸۴۴ -	” شیخ محمد صاحب	دلاور چیمہ
۸۴۵ -	” منیر احمد صاحب بٹ	ستیال ضلع سیالکوٹ
۸۴۶ -	” چراغ دین صاحب بٹ	پنڈی بھاگو
۸۴۷ -	” چوہدری مولوی عصمت اللہ صاحب	بہلولپور
۸۴۸ -	” ڈاکٹر بشیر احمد صاحب	”
۸۴۹ -	” محمد شجاعت علی خان صاحب انسپکٹر تحریک جدید	ربوہ

(باقی)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

صدر ایوب اور ڈیگال میں بات چیت

راولپنڈی ۱۳ اکتوبر۔ سفارتی حلقوں میں صدر ایوب کے دورۂ فرانس کو بہت اہمیت دی جا رہی ہے اور اس امر کا امکان ظاہر کیا جا رہا ہے کہ دورے کے نتیجے میں فرانس نہ صرف پاکستان کو پہلے سے زیادہ اقتصادی امداد دینے پر رضامند ہو جائے گا بلکہ پاکستان کو دفاعی سامان دینے پر بھی تیار ہو جائے گا۔ ان حلقوں کا خیال ہے کہ فرانس کو برصغیر میں بڑھتے ہوئے فوجی عدم توازن اور اس سے پیدا ہونے والے تمام خطرات کا احساس ہے جس سے نہ صرف اس علاقے کا امن بلکہ عالمی امن بھی خطرے میں پڑ سکتا ہے۔ صدر ایوب فرانس کے تین روزہ سرکاری دورہ پر ۱۱ اکتوبر کو پیرس پہنچ رہے ہیں۔

اسرائیلی فوجوں کا زبردست اجتماع

کراچی ۱۳ اکتوبر۔ اسرائیل کے مقبوضہ عرب علاقوں سے آمدہ اطلاعات کے مطابق گذشتہ تین روز سے نہر سویز کے مشرقی کنارے پر اسرائیلی فوجوں کی نقل و حرکت میں زبردست اضافہ ہوا ہے اور مقبوضہ علاقوں کے ہوائی اڈوں پر اسرائیلی طیارے بڑی تعداد میں جمع کر دیئے گئے ہیں۔ مبصرین کا خیال ہے کہ اسرائیل نہر سویز پر قبضہ کرنے کے لئے بہت بڑا حملہ کرنے والا ہے اور یہ حملہ کسی وقت بھی متوقع ہے۔

امریکہ اور روس کا مشترکہ فارمولا

نیویارک ۱۳ اکتوبر۔ روس اور امریکہ نے مشرق وسطیٰ کا تنازعہ حل کرنے کے لئے سیکرٹری جنرل کو ثالث بنانے کی تجویز پیش کر دی ہے۔ اقوام متحدہ میں دونوں ملکوں کے اعلیٰ مندوبین نے ایک مشترکہ فارمولا تیار کیا ہے جس کی رو سے عرب ممالک اور اسرائیل کی براہ راست بات چیت کو خارج از امکان قرار دیتے ہوئے اس بات کو تسلیم کیا گیا ہے کہ صرف اقوام متحدہ اس تنازعہ کو حل کر سکتی ہے۔ فارمولے میں فریقین سے کہا گیا ہے کہ وہ سیکرٹری جنرل اوتھانٹ کو ثالث مان لیں۔

مارشل ٹیٹو کی تقریر

بلغراد ۱۳ اکتوبر۔ یوگوسلاویہ کے صدر مارشل ٹیٹو نے کہا ہے کہ دنیا کی بڑی طاقتوں پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ اسرائیل کو اس بات پر مجبور کریں کہ وہ مقبوضہ عرب علاقوں سے اپنی فوجیں واپس بلالے۔ اگر بڑی طاقتوں نے اپنا یہ فرض ایمانداری سے پورا نہ کیا تو مشرق وسطیٰ کا امن ایک مرتبہ پھر خطرے میں پڑ جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ مشرق وسطیٰ کی موجودہ صورت حال کو زیادہ عرصہ برداشت نہیں کیا جا سکتا اور دنیا کے امن پسند ممالک اس سلسلے میں خاموش تماشائی کا کردار ادا نہیں کر سکتے۔

صدر ٹیٹو نے یہ بات کل ایک عشائیہ میں تقریر کرتے ہوئے کہی۔ عشائیہ کا اہتمام بھارتی وزیر اعظم مسز اندرا گاندھی کے اعزاز میں کیا گیا تھا۔

آزاد کشمیر کی چوکی پر قبضہ کر لیا گیا

راولپنڈی ۱۳ اکتوبر۔ کشمیر میں جنگ بندی لائن پر پیر کے روز آزاد کشمیر اور بھارت کی فوجوں کے درمیان گھمسان کی جو جنگ ہوئی تھی اب اس کی مزید تفصیلات کا پتہ چلا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ آزاد کشمیر کے فوجی دستوں کے جوابی حملہ کی تاب نہ لاکر بھارتی فوج اپنے جوانوں کی لاشیں اور زخمی فوجیوں کو تڑپتا ہوا چھوڑ کر بھاگ گئی تھی۔ بھارتی فوجی دستے نے بھاگنے میں اتنی عجلت برتی کہ وہ اپنا اسلحہ اور دوسرا ساز و سامان بھی چھوڑ گیا۔ جس پر آزاد کشمیر کے جوانوں نے قبضہ کر لیا ہے۔

یاد رہے کہ بھارتی فوجی دستہ نے اوڑی سیکٹر میں بے دری میں ایک سرحدی چوکی پر قبضہ کر لیا تھا جس پر آزاد کشمیر کی فوجوں نے جوابی کارروائی کی تو بھارتی جوان چوکی چھوڑ کر بھاگ کھڑے ہوئے۔

اسلامی ملکوں کا اجلاس مکہ معظمہ میں ہوگا

تہران ۱۳ اکتوبر۔ نزول قرآن کی ۱۴ سو ویں سالگرہ کے موقع پر یکم نومبر کو مکہ معظمہ میں اسلامی ملکوں کے نمائندوں کا ایک اجلاس ہوگا۔ جس میں مشرق وسطیٰ کے بحران پر بھی غور کیا جائے گا۔ ایران کے باخبر ذرائع کے مطابق سعودی عرب کے شاہ فیصل نے ۱۹۶۵ء میں اپنے دورہ ایران کے موقع پر تجویز پیش کی تھی۔ اسلامی ملکوں کے نمائندوں کا اجلاس بلایا جائے۔ اس وقت مشرق وسطیٰ کے بحران کا کوئی سوال نہیں تھا اور یہ اجلاس مسلم ملکوں میں قریبی رابطہ پیدا کرنے کے امکانات کا جائزہ لینے کے لئے بلانے کی تجویز تھی۔ یکم نومبر کو مکہ معظمہ میں اسلامی ملکوں کے نمائندوں کی جو کانفرنس ہوگی اس میں اسلامی ملکوں کے سربراہوں کی کانفرنس بلانے کے امکانات کا بھی جائزہ لیا جائے گا۔

گورنروں کی کانفرنس ۱۳ نومبر کو ہوگی

راولپنڈی ۱۳ اکتوبر۔ گورنروں کی کانفرنس ۱۳ نومبر کو راولپنڈی میں منعقد ہوگی۔ صدارت صدر ایوب کریں گے۔ ریڈیو پاکستان کے نمائندہ نے بتایا ہے کہ یہ کانفرنس تین روز تک جاری رہے گی۔ اور اس میں متعدد اہم مسائل پر غور کیا جائے گا۔

جنرل اسمبلی میں عراق کے مندوب

نیویارک۔ ۱۳ اکتوبر۔ اقوام متحدہ میں عراق مندوب اعلیٰ ڈاکٹر عدنان پچاچی نے کہا ہے کہ اسرائیل کوشش کر رہا ہے کہ مشرق وسطیٰ میں صورت حال جوں کی توں رہے تاکہ وہ عرب ممالک کے مقبوضہ علاقوں پر اپنا قبضہ مستحکم کر سکے۔ انہوں نے جنرل اسمبلی کو متنبہ کیا کہ اگر اسرائیلی جارحیت کے اثرات کو ختم کرنے کے لئے کوئی مؤثر اور فوری کارروائی نہ کی تو ایک خوفناک جنگ چھڑ جائے گی۔

انہوں نے کہا کہ عرب اپنے کھوئے ہوئے وقار کو بحال کرنے کے لئے اسرائیل کی مکمل تباہی سے کم کسی بات پر راضی نہ ہوں گے۔ مسٹر عدنان پچاچی نے کہا کہ مشرق وسطیٰ میں مستقل امن قائم کرنے کے لئے نہایت مؤثر اور فوری اقدام کئے جائیں۔ اسرائیل نے جارحانہ حملہ کر کے جن عرب علاقوں پر قبضہ کیا ہے انہیں کسی تاخیر کے بغیر آزاد کرا لیا جائے۔

ڈاکٹر لوہیا انتقال کر گئے

نئی دہلی ۱۳ اکتوبر۔ بھارت کے سوشلسٹ لیڈر ڈاکٹر رام منوہر لوہیا کل ۵۷ برس کی عمر میں انتقال کر گئے۔ وہ پچھلے دو ہفتوں سے علیل تھے۔

پاکستان کے لئے ایک سو لیبولے کا تحفہ

سٹاک ہالم ۱۳ اکتوبر۔ سویڈن کی حکومت نے پاکستان کو ایک سو سے زائد مکھیاں تحفہ کے طور پر دینے کا فیصلہ کیا ہے۔

امانت تحریک جدید!

امانت تحریک جدید میں روپیہ کیوں رکھا جائے

- حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی جاری کردہ تحریک ہے۔
- امام وقت کی آواز پر لبیک کہنا ہم سب کا فرض ہے
- یہ ایک الہامی تحریک ہے۔
- امانت تحریک جدید میں روپیہ رکھوانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمت دین بھی
- اس امانت میں آپ اپنے لئے اور اپنے بچوں کے لئے چھوٹی چھوٹی رقمیں بھی جمع کروا سکتے ہیں اور بوقت ضرورت واپس بھی لے سکتے ہیں۔

مزید تفصیلات کے لئے افسر امانت تحریک جدید سے رجوع فرمائیں۔

(افسر امانت تحریک جدید)

اعلان نکاح

برادرم مبارک احمد صاحب راجوری ولد میاں محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم کراچی کا نکاح امۃ الودود صاحبہ بنت شیخ عبدالرحمٰن صاحب کنری کے ساتھ مبلغ تین ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم مولوی محمد اکبر افضل صاحب مربی سلسلہ ضلع تھرپارکر نے ۱۵/۹/۶۷ بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ کنری میں پڑھا۔

احباب جماعت اس رشتہ کے جانبین کے لئے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

(غلام احمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ڈرگ روڈ کراچی)

شفائی:- شباکن ملیریا بخار کے لئے مفید و مجرب نسخہ قیمت ایک خوراک ۴/
پرانے بخار کی وجہ سے جو تلی پیدا ہو جاتی ہے اس کا استعمال شباکن کے ساتھ مفید و مجرب ہے۔
قیمت پچاس گولیاں ۔/۲ روپے۔
ملنے کا پتہ:
دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

اس یقین کے ساتھ دعا کرنی چاہیئے کہ سوائے خدا کے اور کوئی پناہ کی جگہ نہیں

جو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو ملجاء و ماویٰ نہیں سمجھتا اس کی دعا ضرور سنی جاتی ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ النمل کی آیت اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاہُ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم یہ بھی تو دیکھو کہ مصیبت زدہ انسان کی دعاؤں کو کون قبول کرتا ہے اور کون اس کی مصیبت کو دور کرتا ہے۔ اور کون تم کو زمین کا وارث بناتا ہے۔ کیا ایسی صفات حسنہ رکھنے والے خدا کا کوئی ہمسر تمہیں نظر آتا ہے! مگر افسوس کہ تم لوگ قطعاً نصیحت حاصل نہیں کرتے۔ اس آیت میں جو مضطر کا لفظ استعمال کیا گیا ہے اس سے ایسا شخص مراد ہے جو اپنے چاروں طرف مشکلات ہی مشکلات دیکھتا ہے اور اسے اپنی کامیابی کا مادی رستہ نظر نہیں آتا۔ صرف ایک جہت اللہ تعالیٰ والی باقی رہ جاتی ہے اور اسی پر اس کی نظر پڑتی ہے۔ گویا مضطر کے صرف یہی معنے نہیں کہ اس کے دل میں گھبراہٹ ہو۔ کیونکہ گھبراہٹ میں بعض دفعہ ایک شخص بے تحاشا کسی طرف چل پڑتا ہے۔ بغیر اس یقین کے کہ جس طرف وہ جا رہا ہے وہاں اسے امن بھی حاصل ہو گا یا نہیں۔ بلکہ بعض لوگ گھبراہٹ میں ایسی طرف چلے جاتے ہیں جہاں خود خطرہ موجود ہوتا ہے اور وہ اس سے نہیں بچ سکتے۔ پس محض اضطراب کا دل میں پیدا ہونا اضطرار پر دلالت نہیں کرتا۔ اضطرار پر وہ حالت دلالت کیا کرتی ہے جب چاروں طرف کوئی پناہ کی جگہ انسان کو نظر نہ آتی ہو اور ایک طرف نظر آتی ہو۔ گویا اضطرار کی نہ صرف یہ علامت ہے کہ چاروں طرف آگ نظر آتی ہو بلکہ یہ بھی علامت ہے کہ ایک طرف امن نظر آتا ہو اور انسان کہہ سکتا ہو کہ وہاں آگ نہیں ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہی دعا خدا تعالیٰ کے حضور قبول کی جاتی ہے جس کے کرتے وقت بندہ اس رنگ میں اس کے سامنے حاضر ہوتا ہے کہ اسے یہ یقین کامل ہوتا ہے کہ سوائے خدا کے میرے لئے اور کوئی پناہ کی جگہ نہیں۔ یہی وہ مضطر کی حالت ہے جسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے کہ

لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَأَ
مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ

یعنی اے خدا تیرے عذاب سے تیری طرف سے آنے والی ابتلاؤں سے کوئی پناہ کی جگہ نہیں سوائے اس کے کہ ہم سب طرف سے مایوس ہو کر اور آنکھیں بند کر کے تیری طرف آ جائیں تو لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَأَ والی جو حالت ہے یہی اضطرار کی کیفیت ہے اور جب خدا نے اس آیت میں یہ کہا کہ

اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ
اِذَا دَعَاہُ

تو اس کے معنے یہ ہوئے کہ ایسے شخص کی دعا جو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو ملجاء و ماویٰ نہیں سمجھتا اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو اپنا منجا قرار نہیں دیتا ضرور سنی جاتی ہے۔"

قائدین کرام نوٹ فرمالیں

اس سال سالانہ اجتماع کے موقع پر کسی مجلس کو مرکز کی طرف سے کوئی خیمہ نہیں مل سکے گا۔ بلکہ ہر مجلس کو اپنے اپنے خیمہ کا خود انتظام کرنا ہو گا۔ لہٰذا خیمہ کا سامان اپنے ہمراہ لائیں۔

(منتظم مقام اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

تعلیم الاسلام کالج کی دوسری کل پاکستان اردو کانفرنس

۱۵ر اکتوبر ۱۹۶۷ء کا پروگرام

ربوہ ۱۴ر اکتوبر ——— تعلیم الاسلام کالج کی دوسری کل پاکستان اردو کانفرنس آج صبح دس بجے سے ... ہو رہی ہے۔ آج پانچ اجلاس منعقد ہوں گے جن کا پروگرام کل کے اخبار میں شائع ہو چکا ہے۔ ۱۵ر اکتوبر کا پروگرام درج ذیل ہے۔

——— ۱۵ر اکتوبر ۱۹۶۷ء ———

پہلا اجلاس (ادب کے مسائل)

صدارت: سید وقار عظیم صدر شعبہ اردو منڈب پنجاب یونیورسٹی لاہور

۷ — ۰۰	تلاوت کلام پاک۔	
۷ — ۵	تراجم کی اہمیت و ضرورت	محمد خان سیالی
۷ — ۱۵	اردو میں بچوں کا ادب	ڈاکٹر اسد اریب
۷ — ۲۵	اردو کی کہانی کا دوسرا حصہ	لطیف انور
۷ — ۳۵	اردو کا جنگی ادب	عاطر ہاشمی
۷ — ۴۵	جدید اردو غزل	جمیل ملک
۷ — ۵۵	جدید اردو نظم	اعجاز فاروقی
۸ — ۵	آزاد نظم کو نصاب تعلیم میں شامل کرنے کا مسئلہ	عارف عبد المتین
۸ — ۱۵	اردو نظم ماضی حال اور مستقبل	جیلانی کامران
۸ — ۲۵	اردو نظم کا ایک جائزہ	غلام جیلانی اصغر
۸ — ۳۵	اردو غزل اور نظم کا بنیادی فرق	ڈاکٹر وزیر آغا۔
۸ — ۵۰	خطبۂ صدارت	
۹ — ۰۰	اختتام	

(جیلانی کامران تا ڈاکٹر وزیر آغا: مذاکرہ)

دوسرا اجلاس (ادب کے مسائل)

صدارت: ڈاکٹر سید عبد اللہ رئیس دائرہ معارف اسلامیہ پنجاب یونیورسٹی لاہور

۹ — ۱۵	تلاوت کلام پاک۔	
۹ — ۲۰	اردو ادب پر نفسیات کا اثر	غلام حسین اظہر
۹ — ۳۰	تخلیق شعر کا نفسیاتی پس منظر	عبد السلام اختر
۹ — ۴۰	رومانیت کا مفہوم	سمیع اللہ قریشی
۹ — ۵۰	ادیب کا منصب	سید علی عباس جلالپوری
۱۰ — ۰۰	ابلاغ اور اظہار کا مسئلہ	سید سجاد باقر رضوی
۱۰ — ۱۰	جدید نظم کی علامات کا مسئلہ	غالب احمد
۱۰ — ۲۰	ادب اور غیر ادبی اقدار	صدیق کلیم
۱۰ — ۳۵	خطبۂ صدارت	
۱۰ — ۴۵	اختتام۔	

تیسرا اجلاس (صحافت کے فرائض)

صدارت: ڈاکٹر عبد السلام خورشید صدر شعبہ صحافت پنجاب یونیورسٹی لاہور)

۱۱ — ۱۵	تلاوت کلام پاک۔	
۱۱ — ۲۰	مضافات کے روزناموں کے مسائل	عبد الرشید اشک
۱۱ — ۳۰	حکومتی رسائل کے مسائل	عبد الرشید تبسم
۱۱ — ۴۰	ہفت روزہ رسائل کے مسائل	ثاقب زیروی
۱۱ — ۵۰	اردو صحافت کی مشکلات	خطبہ صدارت ۱۲-۵۰ اختتام

چوتھا اجلاس (محسنین اردو)

صدارت: ڈاکٹر وزیر آغا۔ مدیر اوراق)

۱۲ — ۴۵	مرزا سلطان احمد	نسیم سیفی
۱۲ — ۵۵	مولانا صلاح الدین احمد	آغا محمد باقر نبیرۂ آزاد
۱ — ۵	حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد	مسعود احمد خان دہلوی
۱ — ۱۵	نیاز فتح پوری	ڈاکٹر فرمان فتح پوری
۱ — ۲۵	مولوی عبد الحق	ڈاکٹر شوکت سبزواری
۱ — ۳۵	خطبہ صدارت۔	۱-۴۵ اختتام (سالانہ کارروائی حسب ضرورت ترمیم کی گنجائش ہے۔)

[illegible]